20327-اسلام سے مرتد ہونے والے کو قتل کیوں کیا جاتا ہے

سوال

غیر مسلم ہونے کے باوجود میں آپ کے عقیدہ سے بہت محبت رکھتا ہوں، لیکن میرے لیے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کسی شخص پر صرف ایک بات کہنے کی بنا پر ہی موت کا حکم لگا دیا جائے میری مراد سلمان رشدی ہے، میرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کے ناطے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس طرح کے حکم جاری کرتے پھریں، اس طرح کے معاملات میں صرف اللہ تعالی ہی حکم کرنے والا ہے.

پسندیدہ جواب

یہ سوال ارسال کرنے اور آپ کا ہمارے عقیدہ سے محبت کرنے اور اس کا جواب معلوم کرنے کی حرص و خواہش رکھنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، لھذا ایک قاری اور زائر اور استفادہ کرنے پر ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں.

اے سائل : دین اسلام سے صریح محبت نے اور پسندیدگی نے ہمیں آپ کے لیٹر کو بہت دیر تک دیکھنے پر مجبور کیا، ہمارے اور آپ کے لیے یہ بہت بڑی خوشی ہے، ہمیں تو اس لحاظ سے خوشی کہ ہمارے دین کا آپ جیسے اشخاص تک پہنچا جو حق کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، اور اسی چیز کی خبر ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ یہ دین کرہ ارض کے کونے کونے تک پہنچے گا.

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(یہ معاملہ (دین اسلام) وہاں تک پہنچے گا جہاں تک دن اور رات پہنچیں ہیں، اللہ تعالی کوئی کچا یا پکا مکان نہیں چھوڑے گا مگر اس میں یہ دین عزت والے کی عزت یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ ضرور داخل کرے گا ایسی عزت کہ اللہ تعالی اس کے ساتھ اسلام کو عزت دے گا اور ایسی ذلت کہ اس کے ساتھ کفر کو ذلیل کرے گا) مسند احمد (16344) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (3) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ کی نسبت سے ہم یہ کہیں گے کہ آپ کا اس دین کو پسند کرنا اور اس پر خوشی کا اظہار اس دین حنیف کے لائے ہوئے طریقہ اور احکام کو جاننے کا سبب بنے جو کہ فطرت سلیمہ اور صحیح اور مستقیم عقول کے موافق ہے، لھذا ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی خود غرضی اور تعصب سے خالی ہو کر اسلامی تعلیمات کا غور سے مطالعہ کریں.

اور اسلام کے متعلق آپ اسی ویب سائٹ پر مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کر سکتے ہیں :

مثلا : (219) اور (21613) اور (24756) اور (10590) کے جوابات ضرور دیکھیں.

اور آپ کا یہ کہنا کہ : صرف کلام کرنے کی بنا پر ہی کسی شخص پر موت کا حکم صادر کرنے کا حکم سمجھنا مشکل ہے.... میرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کے ناطے اس طرح کا فیصلہ صادر کرنا ہمارا حق نہیں بلکہ یہ حق صرف اللہ تعالی کا ہے وہی ہے جو اس طرح کے معاملہ میں فیصلہ کرنے والا ہے.

آپ کی یہ کلام بالکل صحیح ہے کیونکہ کسی ایک کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ کتاب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے دلیل کے بغیر کسی شخص پر موت کا حکم لگائے.

کسی کلمہ کی بنا پر قتل کا حکم علماء اسلام کے ہاں ارتداد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، لھذا دیکھنا یہ ہے کہ ارتداد کیا ہے اور کسے مرتد کہا جاتا ہے ؟

اور کوئی شخص کس چیز کے ارتکاب سے مرتد ہوگا ؟

اور مرتد کا حکم کیا ہے ؟

ذیل میں ہم ان تین سوالوں کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں :

اول : ارتداد :

مسلمان کا قول صریح کے ساتھ کفر کرنا، یا کوئی ایسا لفظ بولنا جو کفر کا متقاضی ہو، یا پھر کوئی ایسا فعل سرانجام دینا جو کفر کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو.

دوم : ارتداد کس چیز سے ہوگا ؟

ارتداد والے امور چار اقسام میں منقسم ہوتے ہیں :

ا-اعتقادي ارتداد، مثلا اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، یا اللہ تعالی کا انکار کرنا، یا پھر اللہ تعالی کی ثابت شدہ صفات میں سے کسی صفت کی نفی کرنا، یا اللہ تعالی کی اولاد ثابت کرنا، لھذا جو کوئی بھی ایسا عقیدہ رکھے وہ مرتد اور کافر ہے.

ب-اقوال کے ساتھ ارتداد :

مثلا اللہ تعالی کو گالی نکالنا یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا.

ج-افعال کے ساتھ ارتداد :

مثلا قرآن مجید کو گندگی والی جگہ پر پھینکنا، اس لیے کہ ایسا کرنا کلام اللہ کی توہین اور اس کی عدم تصدیق ہے، اور اسی طرح بت یا سورج اور چاند کو سجدہ کرنا.

د-ترک کرنے کے ساتھ ارتداد :

مثلا سارے دینی شعائر کو ترک کردینا، اور دینی احکام پر عمل کرنے سے کلی طور پر اعراض کرنا.

سوم :

مرتد کا حکم کیا ہے ؟

جب کوئی مسلمان مرتد ہوجائے اور اس میں مرتد ہونے کی ساري شروط پائی جائیں یعنی وہ عاقل بالغ اور بااختیار ہو تو اس کا خون مباح ہے، اور امام المسلمین یعنی مسلمانوں کا حکمران یا اس کا نائب مثلا قاضی اسے قتل کرے گا، ایسے شخص کی نہ تو نماز جنازہ پڑھی جائیگی اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے گا.

مرتد کو قتل کرنے کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوي ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جو اپنے دین کو بدل لے اسے قتل کردو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2794).

اس حدیث میں دین سے مراد دین اسلام ہے یعنی جو مسلمان شخص اپنا دین بدلے.

اور ایک روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، لیکن تین اسباب کی بنا پر اس کا خون حلال ہے : جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی، اور اپنے دین کو ترک کرکے جماعت سے علیحدہ ہونے والا) صحیح بخاری حدیث نمبر (6878) صحیح مسلم حدیث نمبر (1676)

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (180/22)

اس سے سائل کے لیے یہ واضح ہوا کہ مرتد کو قتل کرنا اللہ تعالی کے حکم کی بنا پر ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور اطاعت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور اللہ تعالی کی اطاعت کرو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مرتد کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ اوپر کی سطور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کردو) گزر چکا ہے.

اس مسئلہ میں آپ کو راضی ہونے کے لیے وقت کی ضرورت ہے کچھ وقت اس صرف ہوگا اور پھر اس میں آپ کو غور و فکر اور تامل سے کام لینا ہوگا، ہوسکتا ہے آپ ایسے مسئلہ میں غور و فکر کریں اور سوچیں کہ ایک شخص حق کی پیروی کرتا اور حق میں داخل ہوتا اور اس دین حق اور صحیح دین کو اختیار کرتا ہے جو اللہ تعالی نے واجب قرار دیا ہے اور پھر یہ دین اختیار کرلینے کے بعد ہم اسے یہ اجازت دے دیں کہ مکمل سھولت کے ساتھ جب چاہے وہ ایسی کفریہ کلام کرے جو اسے دین سے ہی خارج کردے اور وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کتابوں اس کے دین اسلام کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا پھرے اور اسے کوئی سخت اور شدید قسم کی سزا نہ دی جائے جو اسے اس کا سے باز رکھ سکے، تو اس کا اس پر اور اس دین میں داخل ہونے والے دوسرے اشخاص پر اس چیز کا کیسا اثر ہوگا ؟.

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اس شخص نے اس دین صحیح جس کی اتباع واجب ہے کو ایسی دوکان یا جگہ بنا لیا جس میں کوئی شخص جب چاہے داخل ہو اور جب چاہے نکل جائے، اور ہوسکتا ہے دوسروں کو بھی حق ترک کرنے پر ابھارے.

پھر یہ ایسا شخص نہیں کہ جو نہ تو حق جانتا ہو اور نہ اس نے حق پر عمل کیا اور عبادت کی، بلکہ یہ تو ایسا شخص ہے جس نے حق پہچانا اور اس پر چل اور دین اسلام کے شعائر پر عمل کیا اور عبادات بھی کرتا رہا، تو یہ سزا اس سزا سے بڑی نہیں جس کا وہ مستحق تھا، بلکہ اس طرح کا قوی حکم تو صرف اسے شخص کے لیے دیا گیا ہے جس کی زندگی کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ اس نے حق جاننے اور پہچان لینے اور دین اسلام کی اتباع کرنے کے بعد اسے ترک کیا اور اس سے علیحدہ ہوگیا، تو اس شخص سے برا اور کونسا نفس ہوگا.

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اللہ تعالی نے اس دین اسلام کو نازل فرمایا اور فرض کیا ہے، اور جو شخص اس دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد اس سے علیحدہ ہوجائے اسے قتل کرنے کا حکم بھی اللہ تعالی نے ہی دیا ہے، یہ حکم مسلمانوں کی سوچ اور افکار اور ان کی تجاویز اور اجتھاد نہیں، جبکہ معاملہ اسی طرح ہے اور ہم نے اللہ تعالی کو رب اور الہ مان لیا اور تسلیم کرلیا ہے تو پھر اللہ تعالی کے حکم کی اتباع اور پیروی ضروری ہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسے پسند ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے، ہم ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں.

والسلام علی من اتبع الھدي

اور سلامتی اس پر ہے جو ھدایت کی اتباع و پیروي کرتا ہے.

واللہ اعلم.